از عدالتِ عظمیٰ[1]

سٹیٹ آف تامل ناڈو ودیگر

بنام

ایس سبرامنیم

تاریخ فیصلہ: 24 جنوری 1996

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

تامل ناڈو سول سروسز (کنٹرول اور اپیل) کے قواعد:

قاعدہ 23 (i)-ڈپٹی تحصیلدار-غیر قانونی مراعات- جال بچھا کر پکڑنے کا مقدمہ-پوچھ گچھ-الزامات ثابت ہوئے-ملازمت سے ہٹانا-اپیل خارج کر دی گئی-اپیل میں ٹریبونل نے شواہد کی دوبارہ تعریف کی اور فیصلہ دیا کہ غیر قانونی مراعات کا مطالبہ اور غیر قانونی مراعات تسلی بخش طور پر ثابت نہیں ہوئی-اس نے ملازمت سے ہٹانے کے حکم کو کالعدم کر دیا- اپیل پر قرار پایا کہ، جب اتھارٹی کی طرف سے اخذ کردہ نتیجہ شواہد پر مبنی ہوتا ہے تو ٹریبونل شواہد کی دوبارہ تعریف کرنے اور الزام کے ثبوت پر اپنے نتیجے پر پہنچنے کے اختیار سے محروم ہوتا ہے-اس لیے اس کا حکم کالعدم قرار دیا گیا۔

بی سی چترویدی بنام یونین آف انڈیا، جے ٹی (1995) 8 ایس سی 65؛ ریاست تامل ناڈو بنام ٹی وی وینو گوپالن، [1994] 6 ایس سی سی 303؛ یونین آف انڈیا بنام اوپیندر سنگھ، [1994] 3 ایس سی سی 357؛ حکومت تامل ناڈو ودیگر بنام اے راجپن دیان، [1995] 1 ایس سی سی 216 اور یونین آف انڈیا بنام بی ایس چترویدی، [1995] 6 ایس سی سی 749، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2864، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تامل ناڈو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، مدراس کے ٹی اے نمبر 1315، سال 1989 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ماریا پوتھم اور مسز ارونا ماتھر۔

جواب دہندہ کے لیے اے وی رنگم اور اے رنگنا دھن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل خصوصی اجازت کے تحت اس انتظامی ٹریبونل کے حکم مورخہ 12.2.1992 کے خلاف دائر کی گئی ہے، جو کہ تامل ناڈو کے ملازمین کی بھرتی اور ملازمت کی شرائط سے متعلق تنازعات پر دائرہ اختیار رکھنے والے انتظامی ٹریبونل کے قیام کے بعد مدراس عدالتِ عظمیٰ سے منتقل ہونے والے مقدمہ نمبر T.A.1315/89 (رٹ پٹیشن نمبر 2050/84) میں سنایا گیا تھا۔ ٹریبونل نے اپنے فیصلے مورخہ 12.2.1992 میں فریقِ مخالف کی ملازمت سے برطرفی کے حکم مورخہ 30 ستمبر 1983 کو منسوخ کر دیا، اس بنیاد پر کہ محض کمیشن کے خیالات کو دہرانا اور یہ تصدیق کرنا کہ معاملے کا جائزہ لیا گیا ہے، ایک مناسب قانونی حکم شمار نہیں ہوتا، جو کہ تامل ناڈو سول سروسز (کنٹرول اور اپیل) قواعد (مختصر طور پر 'رولز') کے قاعدہ 23(i) کے تقاضوں کو پورا کرے۔ وہ حقائق جو کہ متنازع نہیں ہیں، درج ذیل ہیں:

مدعاعلیہ پر ڈپٹی تحصیلدار کے طور پر کام کرتے ہوئے، پالانی پر ریونیو انسپکٹر کے ساتھ مل کر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے بدعنوان مقصد سے کام کیا، پیرو ملناپچینو الاسو گاؤں پلنی تعلقہ کے تھیرو اچارانا نگر کے بیٹے تھیرو ویلوچامی سے غیر قانونی مراعات کا مطالبہ کیا اور اسے قبول کیا۔ اس کے مطابق، ویلوچامی نے مدعاعلیہ کو 50 روپے اور ریونیو انسپکٹر کو 20 روپے کی رقم ادا کی تاکہ مسول کے حق میں زرعی ریکارڈ کا اِنتقال کیا جا سکے۔ مستغیث فوج میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ چھٹیوں کے دوران جب وہ اپنی آبائی جگہ آیا تو اس نے اور اس کے بھائی نے اپنی جائیدادوں کی تقسیم کر دی۔ اس کو آگے بڑھانے کے لیے، اس نے اپنے حصص میں آنے والی زمینوں کے محصولات کے ریکارڈ میں اندراجات میں اپنے نام اِنتقال کرنے کی کوشش کی۔ مذکورہ مقصد کے لیے، اس نے بار بار اِنتقال کے لیے ریونیو انسپکٹر سے رابطہ کیا جس نے کہا تھا کہ اسے کچھ ادائیگیاں کرنے کی ضرورت ہے جن کی اس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے تعمیل کی تھی اور رقم ادا کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ تحصیلدار کو 50 روپے درکار ہوں۔ جب مستغیث مدعاعلیہ سے رابطہ کیا تو مؤخر الذکر نے اسے ہدایت کی کہ وہ وہی کرے جو ریونیو انسپکٹر اسے کرنے کی ہدایت کرے۔ دوسرے لفظوں میں، شکایت یہ ہے کہ مدعاعلیہ کی طرف سے سرکاری ڈیوٹی انجام دینے کے لیے غیر قانونی مراعات کے مطالبے پر اور اس کی ہدایت پر اس نے اسے ریونیو انسپکٹر کو ادا کیا جو اس کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ اس طرف سے شکایت بھی اینٹی کرپشن بیورو کے پاس رکھی گئی اور ریونیو انسپکٹر پر جال بچھایا گیا اور وہ پکڑا گیا۔ مذکورہ بالا شواہد کی بنیاد پر تفصیلی طریقے سے الزامات وضع کیے گئے، تفتیش کی گئی اور مدعاعلیہ کو تفتیش میں اپنا دفاع کرنے کا موقع بھی دیا گیا۔ شواہد کی جانچ پڑتال کے بعد تادیبی اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ الزام ثابت ہو گیا ہے۔ اس کے مطابق انہیں وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا۔ وجہ بتاؤ نوٹس کے جواب پر غور کرنے پر مدعا علیہ کو ملازمت سے ہٹا دیا گیا۔ اپیل خارج کر دی گئی۔ ٹریبونل کی تشکیل کے بعد، زیر التواء رٹ پٹیشن کو دیگر تمام ملازمت مقدموں کے ساتھ ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔

ٹریبونل نے مستغیث کے ثبوت کو سراہا اور اس کے مطابق مستغیث کا ثبوت متضاد تھا اور کہا کہ اپیل کنندہ نے تسلی بخش طور پر یہ ثابت نہیں کیا تھا کہ مدعاعلیہ نے غیر قانونی مراعات کا مطالبہ کیا تھا اور اسے قبول کیا تھا۔ ٹریبونل نے مستغیث کے ثبوت کی تعریف پر زور دیا، مذکورہ الزامات کو ثابت کرنے کے لیے اس پر انحصار نہیں کیا۔ اس بنیاد پر، اس نے ہٹانے کے حکم کو الگ کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا ٹریبونل شواہد کی تعریف کرنے اور اپنے اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھا کہ الزام ثابت نہیں ہوا ہے۔ ٹریبونل اپیل کی عدالت نہیں ہے۔ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کے عدالتی جائزے کے اختیار کو آرٹیکل 323A کے تحت اختیار سے چھین لیا گیا اور اسے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ کے ذریعے ٹریبونل پر لگا دیا گیا۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ ٹریبونل کے پاس ملازمین کی ملازمت کی شرائط سے متعلق شکایات پر اپیل کنندہ کی انتظامی کارروائی کا صرف عدالتی جائزہ لینے کا اختیار ہے۔ یہ تادیبی اتھارٹی کا خصوصی دائرہ اختیار ہے کہ وہ ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرے اور نتائج کو ریکارڈ کرے کہ آیا الزام ثابت ہوا ہے یا نہیں۔ یہ یکساں طور پر طے شدہ قانون ہے کہ شواہد کے تکنیکی قوانین کا تادیبی کارروائی کے لیے کوئی اطلاق نہیں ہے اور اتھارٹی کو ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرنا ہے۔ عدالتی نظر ثانی میں، یہ مسلمہ قانون ہے کہ عدالت یا ٹریبونل کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ شواہد کا تجزیہ کرے اور اپنی آزادانہ رائے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قائم کرے۔ عدالتی جائزہ کسی فیصلے کی اپیل نہیں ہے بلکہ فیصلہ کرنے کے طریقے کا جائزہ ہے۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ مجرم کے ساتھ منصفانہ سلوک ہو اور اس بات کو یقینی بنانا نہیں کہ عدالت یا ٹریبونل کے خیال میں جس نتیجے پر اتھارٹی پہنچتی ہے وہ لازمی طور پر درست ہے۔ جب اتھارٹی کے ذریعے اخذ کیا گیا نتیجہ شواہد پر مبنی ہوتا ہے، تو ٹریبونل شواہد کی دوبارہ تعریف کرنے کے اختیار سے محروم ہوتا ہے اور الزام کے ثبوت پر اپنے نتیجے پر پہنچتا ہے۔ عدالت / ٹریبونل کا اپنے عدالتی جائزے میں صرف یہ غور کرنا ہے کہ آیا نتیجہ ریکارڈ پر موجود شواہد پر مبنی ہے اور اس نتیجے کی حمایت کرتا ہے یا آیا نتیجہ کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہے۔ یہ عدالت کا مستقل مؤقف ہے، جیسا کہ بی سی چترویدی بنام یونین آف انڈیا(JT 1995 (8 SC 65)، ریاست تامل ناڈو بنام ٹی وی وینو گوپالن ([1994]SCC 3026)، یونین آف انڈیا بنام اپیندر راسنگھ ([1994]SCC 3573)، ریاست تامل ناڈو و دیگر بنام اے راجا پاندیان ([1995]SCC 2161) اور یونین آف انڈیا بنام بی ایس چترویدی ([1995]SCC 7496) میں قرار دیا گیا ہے۔ طے شدہ قانونی حیثیت کے پیش نظر، ٹریبونل نے شواہد کی تعریف کرنے اور اپنے اس نتیجے پر پہنچنے میں کہ الزام ثابت نہیں ہوا تھا، قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ اس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ ٹریبونل کا نظریہ ظاہری طور پر غیر قانونی ہے۔ آرڈر اسی کے مطابق کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ او اے / ٹی پی / ڈبلیو پی خارج کر دیا گیا۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ آئی اے کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document